

تیرے نصیب کی بارشیں

از فروا یوسف

اف۔ اس بھیانک بارش کو بھی ابھی شروع ہونا تھا۔ "غازان"
نے دہشت سے گاڑی کی ونڈ سکرین کے پار چھم چھم برستی بارش
کو دیکھا۔

یا اللہ۔ بس گھر صحیح سلامت پہنچا دینا۔ "بادلوں کی گرد"
چمکا۔ اس کے دل کی دھڑکنیوں میں مزید ہلچل مچا رہی تھیں۔ وہ کچھ
لمحے پہلے ہی ہسپتال میں ایک پیچیدہ آپریشن کو کامیابی سے سر
انجام دے کر نکلا تھا کہ جانے کہاں سے بادل اس کے راستے
لگے۔ میں نہ صرف رکاوٹ بنے گرے، بلکہ پلک جھپکتے برسے

وہ اپنے دھیان میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتا۔ گھر کی جانب رواں
دواں ہٹا کہ اسکی نظر سڑک کہ کنارے بارش میں
بھیگتی ایک لڑکی کی جانب اٹھی۔ جو اپنی گاڑی کا بونٹ کھولے اس پہ جھکی
تھی۔ یقیناً اس کی گاڑی خراب تھی۔ جسے ٹھیک کرنے کی وہ اپنی سی
کوشش میں جیڑی بارش میں بھیگ رہی تھی۔

پل بھر کو وہ اسکی مدد کیلئے گاڑی سے اترنے لگا مگر کسی خیال کہ تہت
رکا۔

بی حبان بچپن میں جن بھوت پریتوں کی کہانی سناتی تھیں ان "
میں بھی تو چڑیل کسی مصیبت میں پھنسی ہوتی تھی۔ نہیں۔ میں

Classic Urdu Material

نہیں جاؤں گا۔ "غزان نے خوف سے ایک نظر لڑکی کی جانب دیکھا جو چہرے پہ آئی غیر ضروری لٹوں کو شہادت کی انگلی سے کانوں کہ پیچھے اڑتی پھر سے گاڑی پہ جھک گئی۔۔۔

کچھ دور جاتے ہی غزان کی آنکھوں میں اس لڑکی کا عکس لہرایا۔ کسی احساس کہ تہت وہ گاڑی ریورس گئیر میں ڈال واپس شخص تھا۔ اس کا ضمیر یہ ہر گز گوارہ نہ ہو لیا۔ وہ ایک نہایت ہی نرم دل کرتا تھا کہ وہ کسی کو مصیبت میں اکیلا چھوڑ جائے۔

پل بھر کو اس لڑکی کہ قریب رکتے اس نے اس کا مکمل جائزہ لیا۔ اس کی نظر سب سے پہلے اس کے پاؤں پہ پڑی۔

Classic Urdu Material

نہیں۔ پاؤں تو سیدھے ہیں۔ ڈرو مت۔ ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ صرف۔"
کہانیوں میں ہوتا۔ اور ایک ڈاکٹر کو یہ ہر گز زیب نہیں دیتا کہ وہ ان
چیزوں پہ یقین رکھے۔ "وہ خود کلامی میں گویا ہوا۔ اس نے
تھوک نگلے گلے کو تر کیا۔ ہمت مجتمع کئے اسے پکارنے لگا۔

مے آئی ہیلپ یو؟" اپنے عقب سے آتی آواز پہ لمحے بھر کودل
میں شدید خوف کی لہر دوڑ گئی۔ اس نے ایک نگاہ اپنے پیچھے
کھڑے شخص پہ ڈالی جو اس کہ نہایت ہی قریب کھڑا تھا۔ وہ دو
قدم دور ہوئی۔

کون ہیں آپ۔؟" وہ بظاہر لہجے کو نارسل رکھے گویا ہوئی مگر
چہرے پہ خوف کہ سائے لہرائے واضح نظر آرہے تھے۔

میں غزان۔ یہاں سے گزر رہا تھا۔ آپ کو بھگتے دیکھا۔ تو لگا "شاید آپ کو مدد کی ضرورت ہوگی۔" بارش کی شدت کی وجہ سے وہ بھی اب تک خاصا بھگ چکا تھا۔ غزان نے دائیں ہاتھ کی مدد سے ماتھے پہ بھرے بھگے بال ٹھیک کئے۔۔

وہ گاڑی خراب ہے۔ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا ہوا ہے۔ "نہایت ہی" معصومیت سے دئے گئے جواب پہ وہ پل بھر کیلئے اس پر سے نظر نہ ہٹا پایا۔ خود پہ قابو پاتے، نظروں کا رخ زمین کی جانب موڑے وہ ہلکا سا مسکرایا۔

غزان نے ہاتھ بڑھا کر اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا پھر گاڑی پہ جھکتا

Classic Urdu Material

اسے مہارت سے کچھ ہی منٹوں میں ٹھیک کر دیا۔

وہ اس کا شکریہ ادا کرتی۔ واپس گاڑی میں سوار ہو، اسے زن سے بھگالے
گئی۔ جبکہ وہ کھڑا اس کی بھری خوشی کو اپنے ارد گرد محسوس کرتا
رہا۔



نہیں بی جان۔ میں اس لڑکے سے شادی نہیں کر سکتی۔ میں "
اسے جانے تک نہیں۔ پھر کیسے اپنی ساری زندگی اس کے سپرد کر
دوں۔" جب گن کچھ ہی وقت پہلے گھر میں داخل ہوئی تھی۔ بارش کی
وجہ سے وہ حنا صی بھیگ چکی تھی۔ لہذا کپڑے بدلنے کمرے
کی جانب بڑھی۔

بی حبان نے اسے کپڑے بدلتے دیکھ چائے چڑھائی اور دو مگ
بھتائے اس کہ کمرے کی حبان بڑھ گئیں۔ جہاں وہ اب
کمبل میں خود کو پیٹے سردی کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

چائے کہ چند گھونٹ بھرتے اس نے خود کو پر سکون محسوس
کیا ہی بھتا کہ بی حبان نے اس پہ بم پھوڑا، اس کا راسکون
غارت کر دیا۔

بیٹا۔ وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہے۔ اور جب "
سامنے سے اچھا رشتہ آ رہا ہو۔ تو میں اسے ٹھکرا کر اللہ کو ناراض ہر
گز نہیں کرنا چاہتی۔" انہوں نے گویا اسے جذباتی کرنا چاہا۔ لیکن اس

Classic Urdu Material

پہ رتی برابر اثر نہ ہوا۔

تو آپ مجھے کیوں شہید کرنا چاہتی ہیں۔ میں نہیں کروں گی۔"
بس "وہ اٹل لہجے میں کہتی کسبل منہ تک تان کر سو گئی۔ جبکہ وہ اسے
افسوس سے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔



شکریہ۔ "صبح سویرے غزا ان جو نہیں نہا کر باتھ روم سے برآمد ہوا تو بی"
حبان کو کافی کا مگ ہتے دیکھ چہرے پہ ایک حباندار
مکراہٹ ابھری۔

کافی کا مگ ہتے اس نے ماں کا شکریہ ادا کیا۔ ان کہ کاندھے پہ

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ہاتھ رکھے، وہ انہیں لئے بیڈ پر براجمان ہو گیا۔

غسان۔ میں کچھ دن پہلے اپنی دوست کی بیٹی کی شادی میں گئی تھی۔"
وہاں میں نے تمہارے لئے ایک لڑکی پسند کی تھی۔ وہ لوگ آج شام
آئیں گے۔ تو تم گھر جلدی آ جانا۔ "کافی کا بھر اگھونٹ ہلکے میں
پھنسا۔ وہ کھانسنے لگا۔

اس نے ماں کو حیران پریشان نظروں سے دیکھا۔

میرے سے پوچھے بغیر۔ آپ نے انہیں گھر بھی بلا لیا۔ "وہ"
خاصا پریشان ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

مجھے تم سے احبازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر بار کی طرح تم "اس بار بھی انکار کرتے۔ اب مجھ میں اور انکار سننے کی سکت نہیں۔ تمہاری شادی ہوگی۔ تو صرف جگن سے۔" وہ حکم پیش کرتی دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔

اور اگر مجھے لڑکی پسند نہ آئی تو؟ "اس نے گویا آخری کوشش کی۔"

شادی کہ بعد محبت ہو ہی جائے گی۔ "وہ اس کی بات کا جواب دیتی" کمرے سے روانہ ہو گئیں۔ جبکہ وہ کافی کہ مگ کو گھور کر رہ گیا۔ اب ہلق سے گھونٹ نیچھے اترنا ممکن تھا۔



عالم صاحب اور زقیہ بیگم کی پسند کی شادی ہوئی تھی۔ ان کہ دو بچے

تھے۔

ژالے اور جبگن۔

ژالے جبگن سے دو سال چھوٹی تھی۔

عالم صاحب اور زقیہ بیگم ایک سال سے جبگن کی حنا طر
رشتہ تلاش رہے تھے تاکہ وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔
لیکن ہر بار جبگن لڑکے میں کسی قسم کا نکس نکال رشتے سے
چپلنے والی تھی۔ صاف انکار کر دیتی لیکن اس بار شاید اسکی ایک نہ



غسان، سکندر اور فاریہ کی اکلوتی اولاد تھی۔ شادی کے کئی سال تک
دونوں نے بیٹی کی خواہش رکھی۔ کئی مزاروں پہ چادریں چڑھائیں۔ ڈاکٹر
سے رابطہ کیا۔ لیکن کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔

لہذا انہوں نے اسے اللہ کی رضا مان کر قبول کر لیا۔

اب انکی خواہش تھی کہ انکے اکلوتے سپوت کی جلد از جلد شادی ہو جائے اور انکی بہو بیٹی کی صورت گھر آجائے۔

مرنے سے پہلے اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ کھیل سکیں۔ لیکن وہ ہر بار شادی سے انکار کر دیتا۔ مگر اس بار وہ مکمل طور پر خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ فاریہ بیگم اس کی ایک نہ سن رہی تھیں۔ لہذا وہ اپنی شادی کی تیاریاں اپنے ہی ہاتھوں کرنے لگا۔



بابا۔ دیکھیں نہ امی کو۔ مجھے نہیں کرنی ابھی شادی۔ "عالم صاحب جو نہی کام

Classic Urdu Material

سے لوٹے اس نے سب سے پہلے اپنی پریشانی ان کہ سامنے رکھی۔
اس سے پہلے کہ زہرہ بیگم اسکی شکایت لگاتیں، اس نے باپ کو
اپنی جانب راغب کرنا چاہا۔

حبگن۔ بیٹا۔ میں بہت تھک چکا ہوں۔ پہلے ایک گلاس پانی پلا۔
دو۔ "انہوں نے گویا اس کی بات ان سنی کی۔ وہ فوراً سے بیشتر کچن
میں گھس گئی۔

جی۔ آپ اسکی باتوں میں مت آئے گا۔ پہلے ہی اس کی بات مان۔
کر ہم اچھے رشتے گنوا چکے ہیں۔ اب مزید میں یہ سب برداشت کرنے کہ
حق میں نہیں۔ "حبگن کچن میں کھڑی ماں کی بات سن
چکی تھی۔ ٹھنڈی آہ ہوا کہ سپرد کرتی۔ وہ خود کو پر سکون کئے۔ کچن میں

Classic Urdu Material

لگے کیبن سے شیشے کا گلاس نکالنے لگی۔

گلاس اس کہ ہاتھوں کی پہنچ سے دور ہوتا۔ وہ ایریڈیوں کہ بل ذرا سا اٹھی۔
گلاس انگلیوں کو چھوا۔ جسے نکالنے کی کوشش کرتے وہ ہاتھ سے ڈھلکتے
سیدھے اسکے سر پہ آگرا۔۔

آ۔آ۔آ۔آ۔ "ہلکے سے زوردار چیخ برآمد ہوئی۔ جسے سن عالم"
صاحب اور زہرہ بیگم کچن کی جانب دھوڑے جہاں وہ ماتھے پہ ہاتھ
رکھے خون کو بہنے سے روکتی آنسو بہا رہی تھی۔

یا اللہ۔ "بیٹی کو تکلیف سے کراہتا دیکھ دونوں کہ پیروں تلے زمین"
نکل گئی۔ عالم صاحب فوراً سے بیشتر جگن کو لئے ہسپتال کی جانب

روانہ ہوئے۔

آپ ان کو فحاح آج آنے کیلئے معزیت کر لیں۔ میں اسے "ہسپتال لے کر حبار ہا ہوں۔ اپنا خیال رکھئے گا۔" وہ گاڑی میں سوار ہو اسے زن سے بھگالے گئے۔ جبکہ زہرہ بیگم فون پہ نمبر ڈائل کرنے لگیں۔



اوہ۔ تودلے بھائی یہاں مصروف ہیں۔ "غازان اپنے پیشنٹ کے" ایکسے ہتے انکا مکمل طور پہ جائزہ لے رہا تھا جب فانس اس کے کین میں داخل ہوا۔

شٹ اپ یار۔ گھر پہ بی جان۔ اور ادھر تو شروع ہو جا۔"

Classic Urdu Material

ایکسرے سائڈ ٹیبل پہ رکھتے وہ اپنی کرسی پہ براجمان ہو گیا۔
جبکہ فنار س نے اسکے سامنے والی نشست سمنبھال لی۔

کم ان۔ "وارڈ بوائے اسکے کسبن کادروازہ کھٹکھٹائے اندر داخل ہوا۔"

سر۔ ایک ایمر حبسنی کیس آیا ہے۔ "اس نے اپنے آنے کی"
وجہ بتائی۔

آپ ڈاکٹر مشتاق سے کہیں وہ دیکھ لیں۔ "غنازان بازو کمنیوں تک"
موڑتے گویا ہوا۔

Classic Urdu Material

سرہسپتال میں آپکے علاوہ اور کوئی نہیں۔ "وہ سر جھکائے"
غزازان کو معلومات فراہم کر رہا تھا۔ اسکی بات پہ غزازان کہ
تیور بری طرح بگڑے تھے۔ وہ اپنا کوٹ اٹھاتا فارس سے ایسکیز
کئے کیبن سے نکل آیا۔

اسکارخ ایمر حبسنی وارڈ کی جانب ہوتا۔

وارڈ میں داخل ہوتے اسکی نظر حبگن کی جانب اٹھی تو جھکنا
بھول گئی۔ وہ براہ راست اسکے سامنے سٹریچر پہ آنکھیں موندے
لیٹی تھی۔ اسکی ایک جانب عالم صاحب اسکا ہاتھ ہتھے
کھڑے تھے۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا؟ "وہ پرو فشنل انداز اپناتے جبگن سے پوچھ رہا تھا۔ ایک ہاتھ " میں ستیتھو سکوپ لیتے اس نے جبگن کہ دل کی دھڑکن چیک کی۔
غزازان کہ دل نے بیٹ مس کی۔

غزازان نے بائیں ہاتھ سے جبگن کا ہاتھ ماتھے سے ہٹایا۔ اس کا لمس محسوس کرتے غزازان پہلی بار خود کو کمزور محسوس کرنے لگا۔

گلاس کیبن سے نکالتے، گلاس ہاتھ سے پسل گیا۔ "آنکھیں موندے"
اس نے مختصر سا واقعہ اس کے گوش گزارا۔

وہ نہایت ہی نرمی سے اس کے ماتھے پہ بینڈج باندھنے لگا۔

عالم صاحب بل بھرنے کیلئے کمرے سے نکل گئے جب اس نے ہولے سے آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

آپ۔ "غزان کو اپنے قریب دیکھ وہ یک دم پیچھے ہٹی۔"

اس سے پہلے کہ اسکا سردیوار سے ٹکراتا، غزان نے اپنا ہاتھ اس کے سر کی پشت پر رکھتے، اسے مزید تکلیف سے بچایا۔

سمنبھل کر۔ "ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے وہ اس سے دو"

قدم دور ہٹا۔

ٹیک۔ کسیر۔ "جبگن بامشکل مسکرائی۔ وہ کب کا کسبن سے روانہ ہو چکا"
بھتا۔ لیکن وہ ابھی بھی اسی کی قربت کو اپنے ارد گرد محسوس کر رہی تھی۔



بابا۔ آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں۔۔ "اگلے روز شام میں"
جبگن نے ماں باپ کو تیار ہوتا دیکھ استفسار کیا۔ اسکی چھٹی
حس نے کچھ غلط ہونے کی تصدیق کی تھی۔

جہاں کل نہیں جا سکے تھے۔ "زہرہ بیگم مختصر سا جواب"
دے۔ ہاتھوں میں سونے کی چوڑیاں پہننے لگیں۔۔

بابا۔ آپ لوگ کیوں ایسے کر رہے۔ "وہ رو دینے کو تھی۔"

بیٹا ابھی بس رشتہ پکا ہوا ہے۔ کونسا شادی۔ اور اب میں مزید بہس " نہیں کرنا چاہتا۔ "دونوں اسکی ایک نہ سنتے گھر سے روانہ ہو گئے۔

جبکہ وہ منہ بسورے اپنی بے بسی پہ رو دینے کو تھی۔ لیکن پرواہ کسے تھی۔



بہت شکریہ۔ "فنا ریہ نے زہرہ کی جانب چائے کا کپ بڑھایہ جسے " انہوں نے شکریہ کہ ساتھ قبول کر لیا۔

غنا زان کہاں ہے۔؟ آیا نہیں ابھی تک۔ "عالم نے چائے کا کپ " ہونٹوں سے لگایا۔

جی وہ۔ "سکندر نے بات سمجھانی چاہی۔ سکندر سے اشارہ ملتے ہی"
انہوں نے قدم غسان کہ کمرے کی جانب بڑھادئے۔ جہاں وہ موجود نہ
تھا۔

انہوں نے فوراً سے بیشتر غسان کو کال ملائی۔

غسان کدھر ہو۔ بولا بھی تھا آج گھر جلدی آند۔ "کال ریسوؤ ہوتے ہی"
وہ غسان پہ برس پڑیں۔

میں نے بھی بولا تھا ابھی شادی نہیں کرنی۔ آپ مانئیں۔ "غسان"
سیٹ بیلٹ لگاتے گویا ہوا۔ لہجے سے ناراضگی واضح جھلک رہی تھی۔ جسے

Classic Urdu Material

فنا ریه نے نظر انداز کیا۔

بکواس نہیں۔ جلدی گھر پہنچو۔ وہ پوچھ رہے تمہارا۔ "فنا ریه کی"
بات سن وہ پرسکون لہجے میں گویا ہوا۔

ان سے کہیں انتظار فرمائیں۔ "بات مکمل کئے اس نے کال کاٹ۔"
دی۔ وہ ہلکا سا ہنسا۔ جانتا تھا اب فنا ریه غصہ سے لال پیلی ہو
رہی ہوں گی۔

بنا ماہی کی ویں دل پر چپاواں

راتاں دی میری نیند اڑ گئی

گاڑی کا سٹیریو آن کرتے ہی گاڑی میں نصرت صاحب کی آواز
گوخنے لگی۔ آنکلیوں کو سٹیرنگ و ہیل پہ نفاست سے ہلاتے، سر
کو حنم دیتے وہ گانے کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرنے لگا۔



اپس۔ کیوں پریشان ہو رہی۔ غازی بھائی بہت ہینڈسم ہیں۔"
آپ انکو دیکھیں گی تو بس فلیٹ ہی ہو جائیں گی۔" ژالے نے ٹی وی
دیکھتے پاپ کارن منہ میں ٹھونسا۔

شٹ اپ۔ یہ شادی تو میں کسی صورت نہیں کروں گی۔" وہ "
کمرے میں چکر کاٹتی۔ اپنے اندر اٹھتے ابال کو کم کرنے کی کوشش
کرنے لگی۔

پھر کیا کریں گی۔ "ٹالے نے نہ سمجھی سے جگن کی جانب"
دیکھا۔

میں۔ میں اس لڑکے کو ہی ماردوں گی۔ "جگن ہاتھ میں ہتاما"
موبائل زمین بوس کرنے ہی والی تھی کہ اپنے موبائل پر ترس آکر
ہاتھ جھٹک دیا۔

میں آپ سے روز نہیں۔ لیکن ہفتے میں ایک بار جیل میں"
ملنے ضرور آؤں گی۔ "ٹالے نے پاپ کارن منہ میں ٹھونستے لہجہ
نارسل رکھا۔

Classic Urdu Material

مرو۔ "وہ کلس کر رہ گئی۔ آخرا ب کرتی بھی کیا۔ کوئی بھی توبات ماننے"
کو تیار نہ ہتا۔ لیکن وہ حبان تی تھی کہ اب کیا کرنا ہے۔

جو اس سب کی وحہ ہتا اب اسی سے رابطہ کرنا ہی آخری حل
ہتا۔

ٹالے مجھے اس لڑکے کا نمبر چاہیئے۔ "جگن اس کہ قریب"
صوفی پے بیٹھتی پھر تی سے گویا ہوئی۔۔۔

توبا۔ کونسا اپیا۔ میرے پاس کسی لڑکے کا نمبر نہیں۔ "ٹالے نے"
معصومیت سے کہا۔

Classic Urdu Material

اسکی بات کر رہی۔ جسکے سر مجھے تھوپا جا رہا۔ "ٹالے اپنی نشست"
پہ ٹھیک ہوئی۔ پھر موبائل سے غازی کا نمبر لئے جبگن کہ
حوالے کر دیا۔

شکریہ۔ اب دیکھنا۔ "اس سے پہلے کہ ٹالے اس سے بات کا"
مفہوم پوچھتی۔ وہ کمرے کی جانب دھوڑ گئی۔



ٹھیک پونے گھنٹے بعد وہ ہاتھوں میں سٹیٹو سکوپ اور لیب
کوٹ تھامے گھر کہ داخلی دروازے سے آتا نظر آیا۔

شکر۔ آگیا۔ "غازان کو آتا دیکھ۔ فاریہ کہ روم روم میں سکون کی"
لہر دوڑ گئی تھی۔ انہیں ڈر تھاکہیں غازان کی بے وقوفیوں کی بناہ

Classic Urdu Material

پہ وہ اس رشتہ سے بھی ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔

اسلام علیکم۔ "غازان نے مسکراتے ہوئے سلام میں پہل کی۔"
اس بھکرے سے حلے میں بھی وہ نہایت ہی دلکش لگ رہا تھا۔

وہ بس ایک ضروری کام تھا۔ سو۔ آپ لوگوں کو اس قدر انتظار کرنا"
پڑا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ "زہرہ تو غازان کا میٹھا لہجہ سن
اس پہ نہال ہو رہی تھیں۔

اگر آپ کی اجازت ہو۔ تو کیا ہم کوئی رسم کر سکتے۔ "زہرہ نے امید
سے فناریہ اور سکندر کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material

جی ضرور۔ جیسا آپکو مناسب لگے۔ "فنا ریح کی احبازت ملتے ہی زہرہ"
نے پانچ نوٹ ہزار کہ غزان کہ ہاتھ پہ رکھ دئے۔

غزان تو سکتے کہ عالم میں اپنے ہاتھ میں رکھے نوٹ دیکھ رہا تھا۔
عالم نے غزان کا منہ میٹھا کروایا اور گھر کی راہ لے لی۔ جب کہ وہ
غصہ اور پریشانی کہ عالم میں پیر پختا کمرے کی جانب بڑھ
گیا۔



حد ہو گئی۔ "لیب کوٹ بیڈ پہ پھینکتا وہ گرنے کہ انداز میں"
بیڈ پہ دراز ہوا۔

کیا ہوا؟ "ماں کی آواز سن وہ یک دم غصہ سے اٹھا۔"

آپ تو بات ہی نہ کریں۔ "غازان غصہ میں بھی لہجہ نرم رکھے"
ماں سے گویا ہوا۔ چپا ہے کچھ بھی ہوتا۔ کتنا ہی غصہ میں ہوتا، وہ کبھی اپنی
تہذیب اور سکندر فزاریہ سے ملی تربیت نہ بھولتا تھا۔

غازان میرے بچے۔ میں تمہاری ماں ہوں۔ اور ماں کبھی اپنے بچے"
کیلئے غلط فیصلہ نہیں کرتیں۔ تم جب جگن کو دیکھو گے۔ مجھے پورا یقین
ہے وہ تمہیں پہلی ہی نظر میں بہت پسند آئی گئی۔ "فزاریہ نے
ہاتھ میں ہتھیامی تصویر کی جانب محبت سے دیکھا۔ جہاں وہ حور پری
مسکرا کر انکی جانب دیکھ رہی تھی۔

غازان سر کو دونوں ہاتھوں کی متھیوں میں بھینچے انکے قریب بیٹھا

ہتا۔

دیکھ تو۔ "غزان کو کندھے سے اپنی جانب موڑتے اسے متوجہ"
کیا۔

اسکی نظر سیدھی تصویر میں جھانکتی لڑکی کی جانب اٹھی۔
چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

پسند آئی۔ "غزان نے ماں کہ ہاتھ سے تصویر ہٹائی۔ محبت سے"
پاش نگاہیں تصویر پہ گاڑھے وہ ماں سے مخاطب ہوا۔

Classic Urdu Material

کیا شادی جلدی ہو سکتی۔ اگلے مہینے۔ "اسکی بات پہ انہوں نے"
ایک چت غازان کہ سر پر رسید کی۔ غازان کی بات پہ انہوں
نے قہقہہ لگایا۔ جبکہ وہ تصویر کی جانب دیکھتا۔ مکمل اسکے حصار
میں کھو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیلو۔ "دل میں کلمہ پڑھتے اس نے کال ملائی۔ دوسری"
جانب وہ انخبان نمبر دیکھ خاصا حیران ہوا۔

جی کون؟ "غازان نے پوچھا۔"

میں۔ میں جگن بول رہی۔ کیا میں غازی صاحب سے"
بات کر سکتی۔؟ "وہ ہچکچاتے گویا ہوئی۔

غزان یک دم اپنی نشست سے کھڑا ہوا۔ ابھی کچھ لمحے پہلے تو وہ اس راز سے آشنا ہوا تھا۔ اور اب وہ براہ راست اس کے جواب کی منتظر تھی۔

اس نے ایک نظر تصویر کی جانب دیکھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بھر گئی۔ گلاتر کرتے وہ بھاری آواز میں گویا ہوا۔

جی بول رہا ہوں۔ فرمائیے۔ "غزان کی آواز سن جگن کے دل کی" دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں۔

میں۔ میں۔ وہ۔ "اس کے دل میں خوف امدنے لگا۔ آخر کن الفاظ"

Classic Urdu Material

میں بتائے کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔

کیا آپ مجھ سے مل سکتے۔ میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ "جبگن بظاہر نارمل لہجہ اپناتے گویا ہوئی۔

"کیا آپ مجھ سے پہلے کبھی ملیں؟"

"نہیں۔ نہیں تو۔"

تو آپ مجھے کیسے پہچانیں گی؟ "غزبان کی بات پہل بھر کو وہ "ناموش ہوئی۔

ایسا کرے گا۔ ریڈ سوٹ پہن کر آئے گا۔ پھر گیس کرنا آسان رہے۔
آئیڈیا سن اسے یہی مناسب لگا۔ جگن نے حامی گا۔ "غازان کا
بھری۔ جبکہ غازان کچھ حیران ہوا۔ غازان کہ دل نے محض لال
جوڑے میں اس حور کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ لیکن وہ
انخبان ہتا کہ یہ خواہش اتنی جلدی پوری ہونے والی ہے۔

وہ اسے آئیڈریس ٹیکسٹ کئے پر سکون ہوتی۔ سونے کیلئے بیڈ پ
چت لیٹ گئی۔ جبکہ غازان کتنی ہی دیر اس کی قربت کو ارد گرد محسوس
کرتا اس کی تصویر سینے سے لگائے آنکھیں موندے لیٹا رہا۔



اگلے روز وہ ٹھیک مطلب جگہ پ موجود غازان کی راہ تک رہی

Classic Urdu Material

تھی۔ دل میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتی۔ الفاظوں کو ترتیب دینے لگی۔

کچھ لمحے بعد کسی نے حبگن کو پکارا۔

آپ؟ "غزازان کو اپنے سامنے دیکھ وہ حنا صی حیران ہوئی تھی۔"
سامنے والی نشست سمنبھال، ٹٹکی باندھے اسے جبکہ غزازان اسکی
یکھنے لگا۔ جو اسکی فرمائش پہ لال جوڑے میں ملبوس پری کی ماند لگ
رہی تھی۔ پل بھر کو وہ اسکی نگاہیں خود پہ مرکوز دیکھ حنا صی کنفیوز ہوئی۔

بے حجابانہ جو وہ سامنے آگئے

اور جوانی جوانی سے ٹکرا گئی

آنکھ انکی لڑی یوں میری آنکھ سے

دیکھ کر یہ لڑائی مزا آگیا۔۔

بولیں نہ۔ "ہاتھوں کا گولا بنائے انہیں ٹھوڑی تلے رکھے وہ براہر است اسکی"
آنکھوں میں جھانکتے گویا ہوا۔ جگن کی نظریں اسکی جانب
اٹھیں۔ پھر خود کو کمپوز کرتی وہ سیدھا اصل مدعے پر آئی۔

مڑ غازان۔ میں۔ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔""
جگن نے بظاہر چند لفظ استعمال کئے۔ مگر وہ کتنے ہی لمحے ساکت
بیٹھا اسکی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ غازان کی آنکھوں کی خوشی پل
بھر کو ویرانی میں بدل گئی۔

وہ خود کو کمپوز کرتا گویا ہوا۔

ٹھیک ہے۔ اپنے امی ابو کو انکار کر دو۔ اگر وہ انکار کر دیں گے تو میں اسے "تسلیم کر لوں گا۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے وہ نہایت ہی پرسکون لہجے میں گویا ہوا۔

وہ نہیں مان رہے۔ میں مجبور ہوں۔ "اس کہ لہجے میں بے بسی" تھی۔

پھر میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اور ہاں۔ "اپنی نشست سے اٹھتے وہ" پل بھر کورکتا پھر سے گویا ہوا۔

کل میں اور بی حبان آپکو انگوٹھی پہنا جائیں گے۔ ساتھ ہی ایک "

Classic Urdu Material

مہینے بعد کی تاریخ بھی دے جائیں گے۔ آپ واقعی مجبور ہیں۔"
اسکے قریب ہوتے۔ غازیان نے اسکے چہرے پہ آئی آوارہ لٹ کو
چھوا۔ پھر پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے ایک اچھتی نگاہ اس پہ
ڈالے واپس ہولیا۔ جبکہ وہ کلس کر اسے حبات دیکھتی رہی۔



غازیان کہ وعدہ کہ مطابق وہ اگلے روز اپنے ماں باپ کہ ہمراہ
اسکے گھر پہ موجود تھا۔ جگن ٹالے کہ ہمراہ پیلے اور سفید
نیٹ کافراک پہنے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔ کانوں میں
چھوٹے چھوٹے آویز پہنے، بال ادھ کھلے ایک جانب سے کندھے
پہ ڈالے گئے تھے۔ چہرے پہ نفاست سے میک اپ کئے وہ
نہایت خوبصورت لگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

غزازان کہ دل نے بیٹ مس کی۔ جگن نظریں جھکائے چلتی آئی۔
والی نشست سمنجھال لی۔ جو خود بھی کسی ہیرو پھر غزازان کہ ساتھ
سے کم نہ لگ رہا تھا۔ سفید شلوار سوٹ، بازو کمنیوں تک موڑے، بالوں کو
جیل لگا کر سیٹ کئے، ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے۔ وہ نہایت ہی
ہینڈسم لگ رہا تھا۔

خوش گوار ماحول میں سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔
غزازان کی نگاہیں خود پر محسوس کئے وہ کافی حد تک کنفیوز بھی ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ وقت بعد غزازان کہ وعدہ کہ مطابق انہوں نے مسگنی کی بات
کی۔

Classic Urdu Material

جیسے آپ کی خوشی ہے۔۔ لیکن میں بس چاہتا تھا کہ "مسگنی کا فنکشن شاندار ہو۔۔ پہلی پہلی شادی ہے ہمارے گھر میں۔۔" عالم کی بات سے اتفاق کرتے انہوں نے مسگنی کا ارادہ ترک کر دیا۔۔

غزازان کہ دل کی دھڑکنیں بے ڈھنگے انداز سے دھڑک رہی تھیں۔ دل میں امد آنے والے خیال کہ تہت غزازان نے اپنی خواہش عالم صاحب سے ظاہر کی۔

کیا میں جگن سے کچھ دیر اکیلے میں بات کر سکتا؟ "عالم" صاحب چونکہ وسیع دماغ کہ مالک تھے۔ لہذا انہیں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

غزازان جگن کہ ہمراہ گھر کہ لان میں آگیا۔۔۔

میں حبانٹا ہوں جگن کہ آپ مجھ سے شادی سے خوش " نہیں۔۔۔ لیکن کیا آپ مجھے ایک موقع بھی فراہم کرنے کہ حق میں نہیں کہ میں آپ کو اپنی محبت کا احساس کروا سکوں۔۔۔ پلیز جگن ایک موقع دیں مجھے۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ " غزازان کمرہ ہاتھ باندھے براہ راست اس کہ سامنے کھڑا، اس کہ چہرے کہ ایک ایک نقش دیکھ، انہیں دل ہی دل میں سراہ بھی رہا تھا۔ جو خود گلاب کہ پودوں کو دیکھنے میں مگن تھی۔

ٹھیک ہے دیا آپ کو یہ موقع۔ لیک اگر آپ کامیاب نہ ہوئے تو۔؟ " " " "

Classic Urdu Material

جگن سینے پہ ہاتھ باندھے براہر است اسکے مقابل ہوتی گویا ہوئی۔

تو آپ جو کہیں گی۔ مجھے منظور ہوگا۔ لیکن آپ سب کہ سامنے یہی "ظاہر کرنا کہ ہم خوش ہیں۔"

ڈیل۔ "جگن نے اپنا دائیاں ہاتھ غازان کی جانب بڑھایا۔"

ڈن۔ "جگن کا ہاتھ ہتامتے وہ جھجکا۔ پھر کچھ سوچ کر اس کا بڑھا ہتام "لیا۔ دوسری جانب غازان کالمس محسوس ہوتے ہی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی چلی گئیں۔"

Classic Urdu Material

یوں توحب گیر تم ہماری ہو لیکن

لبوں سے ہمارے اب تک احبازت نہ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆

غزازان اور حبگن کی مسگنی کا فنکشن تین روز بعد منعقد کیا گیا تھا۔

اگلے ہی روز غزازان اپنی ماں کے ہمراہ حبگن کے گھر پہنچ چکا تھا۔

زہرہ سے احبازت لے کر وہ حبگن اور ژالے کے ہمراہ شاپنگ پر

نکلے۔ غزازان اور فاریہ فرنٹ جبکہ حبگن اور ژالے پیچھے بیٹھی

تھیں۔ غزازان ڈرائیونگ کے دوران ہر منٹ بعد فرنٹ مرر سے حبگن

Classic Urdu Material

پہ نگاہ دھوڑاتا۔ شاپنگ مال پہنچنے تک وہ جگن کو خاصا کنفیوز کر چکا تھا۔

گاڑی ایک عالیشان مال کہ قریب روکتے غازان نے جگن کی جانب کا دروازہ کھولا۔ ڈالے فاریہ بیگم کہ ساتھ آگے بڑھ گئی۔ جبکہ غازان جگن کہ ہمراہ دونوں کہ پیچھے ہی مال میں داخل ہوئے۔

یہ کیسا ہے۔ "فاریہ نے ڈل ریڈ اور روز ریڈ کا پینیشن کا سوٹ جگن" کیلئے پسند کیا۔ غازان نے اکا اچھتی نگاہ جگن کہ چہرے پہ دھوڑائی۔

نہیں کچھ خاص نہیں۔ "جگن مزید کپڑے دیکھنے میں مگن ہو"

Classic Urdu Material

گئی۔ جب اپنی عقب سے آنے والی آواز پہ متوجہ ہوئی۔

یہاں آئیں۔ "غزان اپنے ہاتھ میں دوپٹہ ہٹائے شیشے کہ"
قریب کھڑا اس کا منتظر ہٹا۔ فاریہ سے احبازت لیتے جگن
غزان کہ قریب آرکی۔
غزان اس کے پیچھے آکھڑ ہوا۔

غزان نے ہاتھ میں ہٹا دوپٹہ جگن کہ سر پہ اس
طریقے سے اوڑھایا کہ جگن کو بھی غزان کا لمس محسوس نہ ہوا۔

بیوٹیفل۔ "شیشے میں جگن کا عکس دیکھتے غزان کہ منہ سے"
بے ساختہ نکلا۔ نیلے اور حامنی رنگ کہ دوپٹہ میں اس کی گوری

Classic Urdu Material

اور شفاف رنگت غازان کی تعریف پہ مزید کھل اٹھی۔

دیکھیں نہ بی حبان۔ "ناریہ غازان کی بات سنتے ہی انکی حبان" آئیں۔

ماشا اللہ۔ اللہ خوش رکھے۔ نظر بد سے بچائے۔ "اسکی بلائیں" لیتے انہوں نے جگن کا ماتھتا چوما۔ غازان سینے پہ ہاتھ باندھے جگن کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

جگن کہ چہرے کی لالی غازان کی نظروں سے او جھل نہ رہی تھی۔ جگن کو بلش کرتا دیکھ اسکہ چہرے پہ مسکراہٹ دھوڑ گئی۔

Classic Urdu Material

شاپنگ کر کے چاروں نے ایک ریسٹورنٹ سے کھانا کھایا۔ پھر
جبگن اور ژالے کو دل پہ پتھر رکھ کر گھر ڈراپ کرتے انہوں نے
اپنے گھر کی راہ لی۔



لگتا ہے کسی کو بہت جلد مجھ سے اندھی محبت ہونے والی۔ "رات"
میں وہ سونے کیلئے لیٹی ہی تھی کہ غازان کی جانب سے ٹیکسٹ
موصول ہوا،

دیکھتے ہیں۔ "مختصر سا جواب دیتے جبگن نے مسکرا کر موبائل"
سائڈ پر رکھا۔ آنکھیں موندتے ہی غازان کی مسکراتی تصویر
نظروں کے سامنے دھوڑ گئی۔ چہرے پہ آئی مسکراہٹ مزید
گہری ہو گئی۔

Classic Urdu Material



لگتا ہے بڑی بے صبری سے انتظار ہو رہا میرا۔ "غازان نے"
جبگن کو گاڑی میں بیٹھتے میج سینڈ کیا۔

خوش فہمیاں۔۔ "جبگن کا میج پڑھتے غازان کہ چہرے پہ"
مسکراہٹ دھوڑ گئی۔ موبائل و آپس سے جیب میں رکھتے۔ گاڑی میں
گتیر ڈالے اس نے مخصوص کی گئی جگہ کی جانب گاڑی دھوڑادی۔



اسے ہال میں پہنچے آدھا گھنٹا بیت چکا تھا لیکن ابھی تک وہ نہ آئی تھی۔
مہمانوں سے مل کر وہ مسلسل جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔

بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس سفید ٹی شرٹ اور آسمانی

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

رنگ کی تائی پہنے، ہلکی سی داڑھی، نفاست سے سیٹ کئے بالوں میں وہ
نہایت ہی پرکشش لگ رہا تھا۔

آدھا گھنٹا بھی صدیوں جیسے بیتا تھا۔

جب اسے لہنگا سمجھالیتی جگن آتی دکھائی دی۔

آسمانی اور حبا منی رنگ کہ سوٹ میں ملبوس، نفاست سے کئے
گئے میک اپ میں وہ حور لگ رہی تھی۔ ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں
کی چھن چھن کی آواز اسے اس وقت دنیا کی سب سے خوبصورت آواز لگ
رہی تھی۔

وہ جو نہی سٹیج کہ قریب آئی غزا ان نے آگے بڑھ کر اسے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

جگن نے پلکیں اٹھا کر غازان کی جانب دیکھا۔

اسکی پلکوں کی لرزش دیکھ غازان کہ دل نے بیٹ مس کی۔ وہ
سپاٹ چہرے لائے اسکی جانب دیکھتا رہا۔ جگن اسکا ہاتھ
نے سوچ لیا ہتا مے سٹیج پہ اسکہ ہمراہ آ بیٹھی۔ غازان
ہتا کہ وہ اب اسکی آنکھوں میں نہ دیکھے گا۔ جن کی لرزش نے اسے
بے چین کر دیا ہتا۔

مسنگی کی رسم شروع ہوتے ہی مناریہ نے غازان کہ نام کی انگوٹھی
جگن کی انگلی میں پہنا دی۔ جبکہ زہرہ نے غازان کو۔

مسنگی کی رسم کہ بعد غازان کا دوست ہاتھ میں گیتار ہتا مے

Classic Urdu Material

اسکے قریب آیا۔ غازان نے اپنے اور حبگن کہ درمیان کچھ فاصلہ
نے حبگن کی جانب رکھا۔ پھر گیارہ تھما۔ ایک نظر غازان
دیکھا جو حیران پریشان سی نا سمجھی سے غازان کی جانب دیکھ رہی
تھی۔

ہال کی سبھی بتیاں گل ہو گئیں۔ محض ایک سپاٹ لائٹ اسے فوکس
کئے ہوئے تھی۔

کیسے مجھے تم مل گئی

قسمت پہ آئے نہ یقین

اتر آئی جھیل میں

جیسے چاند اترتا ہے کبھی

Classic Urdu Material

ہولے ہولے، دھیرے سے

گنگنی دھوپ کی طرح سے ترنم میں تم

چھو کہ مجھے گزری ہو یوں

دیکھوں تمہیں یاں میں سنو

تم ہو سکوں، تم ہو جنوں

کیوں پہلے نہ آئی تم

کیسے مجھے تم مل گئی

قسمت پہ آئے نہ یقین

غمازاں نظریں جھکائے گانا گنگنا رہا تھا جبکہ حبگن کی نظریں مسلسل

اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ گانے کہ مکمل ہونے تک وہ

Classic Urdu Material

اندھیرے کا فائدہ اٹھائے اسے دیکھتی رہی۔ اس بات سے انخبان
کہ غازان اسکی مسلسل نگاہوں سے انخبان نہ بھتا۔

غازان آپ بدل تو نہیں جائیں گے نہ؟ "جگن بظاہر آواز کو"
نار مسل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جس میں وہ کافی حد تک ناکام ہو
رہی تھی۔

بلکل بھی نہیں۔ مرتے دم تک ایسا ہی رہوں گا۔ "غازان نے اسکا ہاتھ"
بھتاتے محبت سے پاش لہجے میں کہا تھا۔

ویسے میرا گانا کیا لگا۔؟ "اس نے بات پلٹتے ماحول کو خوش گوار"
کرنا چاہا۔ غازان کی بات پہ وہ نظریں جھکا گئی۔

ٹھیک تھا۔ "حبگن کی کنجوسی پہ غازان نے قہقہہ لگایا۔"

تبھی یوں مسلسل مجھے دیکھا حبار ہا تھا۔ میرا تو دل ڈر ہی گیا تھا کہ "کہیں آپ یوں اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے مجھے کس ہی نہ کر دیں۔" حبگن نے یک دم غازان کی جانب دیکھا۔

گالوں پہ۔۔ "حبگن کی حیران آنکھیں دیکھ غازان نے تصحیح کی۔"

ویسے آپ کو کیا لگا۔؟ "غازان کی باتوں سے وہ مسلسل کنفیوز ہو رہی تھی۔ جبکہ وہ اسے دیکھ حنا صا محفوظ ہوتا اسے مزید تنگ کرنے کہ موڈ میں لگ رہا تھا۔"

سب دیکھ رہے ہیں۔ "جگن نے غازان کو شرم دلانی چاہی۔"

آئی ڈونٹ کسیر۔ "غازان کی صاف گوئی پہ جگن کہ ہاتھوں"
میں پسینہ آگیا۔

مت کریں پلیز۔ "غازان اسے ٹٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ جس پہ"
"جگن حنا صی کنفیوز ہو رہی تھی۔

کیا کروں نظروں پہ اختیار نہیں رہا۔ دل چاہ رہا۔ آپ کو ابھی"
سب سے چرا کر لے جاؤں۔ کسی ایسی جگہ جہاں ہمارے سوا اور کوئی نہ
ہو۔ "غازان کی صاف گوئی پہ جگن کا چہرہ ابلس کرنے لگا۔

Classic Urdu Material

اس سے پہلے کہ وہ مزید اپنی محبت جگن پہ آشکار کرتا۔ فناء یہ اور
سکندر نے اسے واپس گھر کی راہ لینے کی ہدایت دی۔ وہ بے دلی سے
اٹھتا انکہ ہمراہ گھر کی جانب بڑھا مگر اس بار وہ اکیلا نہیں۔
کسی کا دل بھی اسکے ہمراہ گیا تھا۔



اگلے ہی روز غزان کہ کہنے پہ شادی کی تاریخ رکھی گئی۔ ایک مہینے بعد کی
تاریخ فائنل ہونے پہ جگن نے خاموشی سے اپنی رضامندی
دے دی۔ غزان حنا صاحبہ کی ہوا تھا۔ لیکن حنا تھا کہ
جگن بھی اس سے محبت کرتی جس کا احساس اسے محض ایک ہفتے کہ
دوران ہو چکا تھا۔

غزان کی محبت دیکھ جگن کہ دل نے چپکے سے اسکے ساتھ زندگی

Classic Urdu Material

گزارنے کی خواہش ظاہر کی۔ جس پہ جگن نے رضامندی
دیتے اپنے دل کی بات کہ آگے سر جھکا دیا۔

غسان کہ ہمراہ اسکی زندگی نہایت ہی حسین گزرنی تھی۔ اب تو
جگن کو بھی اس دن کا بے صبری سے انتظار تھا جب وہ غسان کہ
نام سے پہچانی جائے گی۔



جگن۔۔۔ "غسان کو جو نہی جگن کی رضامندی کا پتا چلا۔"
اس نے فوراً سے بیشتر جگن کو فون کھڑکا دیا۔

جی۔۔۔ "دوسری جانب سے جگن کی جذبات سے بھرپور آواز"

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

گو نجی تھی۔

"یہ میں کیا سن رہا۔"

مجھے کیا پتا۔ آپ سن رہے آپ کو پتا ہو۔ "جگن نے اپنی ہی"
بات پہ قہقہہ لگایا۔

"جگن۔۔ میں سیریس ہوں۔"

"میں بھی۔"

کیا تم نے اپنی خوشی سے شادی کہ لئے حامی بھری۔؟ "جگن لمحے"
ناموش ہوئی۔ پھر ٹھنڈی آہ ہوا کہ سپرد کرتی گویا ہوئی۔ بھر کو

جی ہاں۔۔ "غزازان کو اپنے کانوں پہ یقین نہ آیا۔ اسی اثناء میں کال"

Classic Urdu Material

کاٹ دی گئی۔ جبگن نے حیرانگی سے فون پہ نظریں گاڑھی۔

ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کہ اسے کمرے میں لگے شیشے سے کوئی بار بار اچھلتا نظر آیا۔ ہر بار وہ ہاتھ ہلاتا جبگن کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتا۔

غازان۔۔۔ "جبگن نے فوراً سے بیشر کھڑکی کی جانب قدم بڑھائے۔ وہ جو نہی ٹیسر سس پہ پہنچی۔ غازان نے گرل کو ہتمام کر محبت سے پاش نگاہیں جبگن پہ گاڑھیں۔

یہاں کیا کر رہے آپ۔۔؟ کوئی دیکھ لے گا۔۔ "جبگن کہ چہرے پہ خوف کہ سائے لہرائے تھے۔

Classic Urdu Material

دیکھتا رہے۔ پہلے جو سننے آیا وہ تو سن لوں۔ "غزازان کی محبت"
بھری نظریں خود پہ محسوس کئے جب گن بلس کرنے لگی۔ جو لمبے
لمبے سانس بھرتا۔ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیا۔ "جب گن نظریں جھکائے انگلیاں مڑورتے گویا ہوئی۔"

وہ تین میچیکل ورڈز۔ "جب گن کہ چہرے کی لالی مزید گہری ہوئی۔"

دیکھو اگر تم نہ بولی تو میں اندر آ جاؤں گا۔ پھر تب تک نہیں جاؤں گا"
جب تک تم بولتی نہیں۔ "غزازان اپنی ہی دھن میں بولتا جا رہا تھا
جبکہ جب گن وقت فوقتہ دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

"اچھا۔۔ غازان۔۔ آئی۔۔"

آئی۔۔ "غازان نے اس کے الفاظ دہرائے۔"

آئی۔۔ آئی لو۔۔ آئی لویو۔۔ "غازان نے خوشی کہ مارے بے ہوش ہونے"
کی ایکٹنگ کی۔ جس سے گرل پہ ہاتھوں کی مضبوطی کم ہوئی۔ اس سے
پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتا جگن نے اسے کالر سے ہٹام کرنے سے
بچایا۔

دھیان سے۔۔ غازی۔ "غازان نے محبت سے جگن کی"
جانب دیکھا۔

"اب میں کہوں۔۔"

Classic Urdu Material

ہم۔۔ "جبگن نے محض ہنکار بھرا۔ غازان اس کہ قریب ہوتا"
سرگوشی نما انداز اپنائے گویا ہوا۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔ تھری۔۔۔ اینڈ ان فینٹی۔۔۔ "باہیں کھولتے غازان اپنی"
محبت کی گہرائی بتا رہا تھا۔۔ توازن برقرار نہ رکھ پاتے غازان
جمپنگ کوٹ پہ جاگرا۔

جبگن پہلے پہل حنا صی حیران ہوئی۔ پھر اسے کراہتے دیکھ قہقہہ لگائے
ہنسنے لگی۔ غازان نے اسے گھوری سے نوازہ۔ یک دم اسے کسی کی آہٹ سنائی
دی۔ غازان فوراً سے بیشتر اٹھتا، کمر پہ ہاتھ رکھے گاڑی کی جانب
بڑھ گیا۔



Classic Urdu Material

فنا ریاہ بیگم۔ آپ مجھے ضروری چیزوں کی لسٹ تیار کر دیں۔
میں ذرا لے آؤں۔ شادی میں صرف ایک ہفتہ بچا ہے۔۔"
عالم کہہنے پہ انہوں نے فوراً سے بیشتر انہیں ضروری سامان کی
لسٹ تھما دی۔ وہ گھر سے روانہ ہو گئے۔

عالم صاحب قریبی سٹور سے گروسری لے کر جو نہیں پلٹے تھے۔ کچھ قدم
چلتے ایک تیز رفتار گاڑی ان سے ٹکرائی۔

سامان ارد گرد بھرا گیا جبکہ وہ دکان سے کچھ قدم کہ فاصلہ پہ
زمین پہ خون میں لت پت پڑے تھے۔ دکاندار نے انکا موبائل ہتھام کر
کسی کا نمبر ملایا۔ ارد گرد سے کئی لوگ انکی مدد کیلئے آئے تھے۔

Classic Urdu Material

غازان نے جو نہی کال ریسو کی اگلی خبر سنتے اسکے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔ اس نے فوراً سے بیشتر گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھادی۔ بھی تب تک عالم صاحب کو لئے ہسپتال پہنچ ہسپتال کی ایسبونس چکی تھی۔ جگن گھروالوں سمیت ہسپتال پہنچ چکی تھیں۔

تینوں نے رو رو کر خود کو بے حال کر رکھا تھا۔ غازان ماسک منہ پہ چڑھائے اپریشن ٹھیٹر کی جانب بڑھا۔

غازان میرے پاپا کو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔ "جگن غازان کا کالر" جھنجوڑتے نم آنکھیں اسکے وجہ چہرے پہ گاڑھے گویا ہوئی۔

فک۔۔ فنکرم۔ مت کر۔ کریں۔ "بامشکل ہاتھوں کی لرزش پہ قابو پاتے۔"

Classic Urdu Material

اس نے جگن کو خود سے دور کیا۔ پھر اپریشن تھیٹر کی جانب
بڑھ گیا۔



غسان میرے پاپا کو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔۔ "آپریشن کرتے"
غسان کہ کانوں میں جگن کی رندھی ہوئی آواز گونجی۔۔ ہاتھ کپکپانے لگے۔
ماتھے سے پسینہ پونچھتے وہ جھکا آپریشن کرنے کی بے حاشی کر رہا
ہوا۔

یک دم ہاتھوں کی کپکپاہٹ رکی۔ وہ دور جا کر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہو
گیا۔



ایم سوری۔ ہی از نو مور۔ "اس رات ایک نہیں دو گھروں پہ"

Classic Urdu Material

قیامت ٹوٹی تھی۔ غازان آپریشن کہ بعد سے ناحبانے کہاں
غائب ہوتا۔

بادل گرجتے برسے کو تیار تھے۔ ڈالے ماں کو خود سے لپٹائے مسلسل آنسو
بہا رہی تھی۔ جگن ہولے ہولے قدم اٹھاتی کب ہسپتال سے باہر آنکلی
کسی کو ارد گرد خبر نہ ہوئی تھی۔

بادلوں کی زوردار گرج نے بھی اسے اپنی جانب متوجہ نہ کیا تھا۔
ہسپتال کہ باہر پڑے بیچ پہ وہ آ بیٹھی۔ آنکھوں سے آنسو ابل کر بہہ
رہے تھے۔

اسکی زندگی کا ایک ایک لمحہ کسی فلم کی مانند آنکھوں کہ سامنے لہرا رہا

Classic Urdu Material

ہتا۔ کیسے اسکا باپ اسکے چھوٹے سے ہاتھ کو اپنی انگلیوں میں
ہتائے اسے قدم قدم چلنا سکھا رہے تھے، رزلٹ آنے پہ جہاں ماں
ڈانٹ رہی تھیں وہیں وہ جگن کو خود سے لپٹائے مزید محنت کرنے کی تلقین
کر رہے تھے۔

گڑیا کی بازو ٹوٹ جانے پہ کسی جادو گر کی طرح چل بھر میں
اسے ٹھیک کر دیا۔ جبکہ اگلے روز صبح اٹھتے ہی اس کیلئے ایک اور گڑیا
خرید دی۔

سکول کابیگ کندھے پہ ہتائے اسکا نرم ہاتھ ہتائے اسے
سکول سے لئے گھر آنا۔ راستہ میں ضد کر کہ چاٹ کھانا۔
عالم نے جگن کی ہر خواہش پوری کی تھی۔

حبانے کتنا وقت بیتا۔ بارش کہ قطرے اس پر گرتے مسلسل
اس کو بھگور رہے تھے۔ لیکن پرواہ کسے تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے روز عالم صاحب کو سپردِ حنا کیا گیا۔ جب گن مسلسل
شاک کی کیفیت میں گھری تھی۔ نہ کھانے کی ہوش نہ پینے کی۔
غازان نے بھی اسے مخاطب نہ کیا تھا۔

ایک ہفتے تک بھی جب وہ نارسل ہونے کی پوزیشن میں نہ آئی۔ ونا یہ
نے زہرہ کی رضا مندی سے دونوں کا سادگی سے نکاح کرنے کا فیصلہ
لیا۔ جب یہ فیصلہ جگن تک پہنچا وہ تب بھی چپ کا لبادہ اوڑھے
بیٹھی رہی۔

دونوں کی مقرر کردہ دن کو نکاح کی تقریب نہایت سادگی سے سر
انجام دی گئی۔ جس میں محض گھر والوں کی شمولیت تھی۔ نکاح
کہ بعد غازان زہرہ (جو عدت میں تھیں) سے ملنے انکے
کمرے میں آیا۔ ماں سے پیار اور ڈھیروں دعائیں لیتے دونوں
غازان کہ گھر کی جانب بڑھ گئے۔



گھٹنوں میں سر دے وہ کسی غیر مرنی نقتے کو گھورنے میں
مصروف تھی۔ جب غازان ناب گھماتا کمرے میں داخل
ہوا۔ جب گن نے دیکھنے کی زہمت بھی نہ کی تھی۔ غازان اس کے قریب بیٹھ
پہ ہی بیٹھ گیا۔

Classic Urdu Material

اسکے نرم ہاتھوں کو ہتامتے غازان نے اپنا لمس اسکے ہاتھوں میں
جذب کرنا چاہا۔

جبگن۔ "غازان کہ پکارنے پہ جبگن نے ایک نظر اسکی"
حباب دیکھا۔ پھر

نظریں اسکے ہاتھ پہ گاڑھیں جو ابھی بھی اسکے اپنے ہاتھ پہ دھرا
ہتا۔

انہی ہاتھوں سے میرے باپ کا قتل کیا ہتا نہ۔۔ "نہایت ہی"
اطمینان سے غازان کی حباب دیکھ وہ گویا ہوئی۔ غازان کو جیسے سانپ
سونگھ گیا۔

ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑتا گالوں پہ بہہ نکلا۔ غازان ٹرانس کی

Classic Urdu Material

کیفیت میں گھرا ایک ٹک اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔ اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس قدر غلط سمجھ بیٹھی۔

ہاتھ مت لگانا مجھے۔ قاتل ہو تم۔ "یک دم وہ چلائی۔ آنکھوں سے آنسو ابلنے لگے۔ جگن نے سر ہاتھوں میں ہتھام لیا۔ غازان نے اسکے قریب ہونا چاہا۔ اس نے بے دردی سے اسے خود سے دور کیا۔

بابا کو مار دیا آپ نے۔ "جگن براہ راست اسکے سامنے کھڑی ہوتی" بولی تھی۔ غازان کو خود پہ قابو پانا مہال لگا۔ جگن ہلکتے زمین پہ ڈھ سی گئی۔

بابا۔ "وہ یک دم چلائی۔ سر ہاتھوں میں ہتھامے وہ ہلکتی اپنے مرحوم"

Classic Urdu Material

باپ کو پکار رہی تھی۔ غازان سے جبگن کی حالت دیکھی نہ گئی۔ اس نے جبگن کہ مذہمت

کرنے کہ باوجود اسے سینے سے لگالیا۔

وہ کتنی ہی دیر اس کہ سینے پہ سر رکھے بلکتی رہی۔ عالم کی وفات کہ بعد آج پہلا روز تھا جب وہ باقاعدہ اپنا درد باہر نکال رہی تھی۔ غازان کا ضبط ٹوٹا۔ ایک آنسو گالوں پہ بہتا جبگن کہ چہرے سے ٹکرایا۔

جبگن کہ کتنے ہی آنسو غازان کی شرٹ میں جذب ہوئے تھے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ "جبگن کو خود سے لپٹائے غازان نے اس کہ"

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ماتھے پہ اپنے لب رکھتے کہا۔ جو اب وہ بلکتی، روتی گئی۔



اگلے روز وہ جو نہیں نیند سے بیدار ہوا جگن کو اپنے قریب گہری نیند
سوتا پایا۔ چند بالوں کی آوارہ لٹوں کو اس کے چہرے سے ہٹانے کیلئے
جو نہیں غازان نے ہاتھ بڑھائے، اس کا ہاتھ جگن کے ماتھے سے ٹکرایا۔

جگن کا پورا جسم بخار میں پنپ رہا تھا۔ غازان فوراً سے بیٹھا اٹھتا
کچن کی جانب بڑھا۔ باورچن کو ناشتہ کمرے میں پہنچانے کی
ہدایت دیتا۔ ٹاول اور ایک بول میں ٹھنڈا پانی ڈالے قدم کمرے کی
جانب بڑھادئے۔

مجھے آپ کے احسان کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ "غازان نے جو نہیں گویا"

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ٹاول اسکے ماتھے پہ رکھنا چاہا۔ اس نے بے دردی سے غزازان کا ہاتھ جھٹک دیا۔

آپ سے پوچھا نہیں ہے کہ میرے احسان کی ضرورت ہے یاں " نہیں۔۔ "غزازان پھر سے اس کے قریب ہوا۔ جبگن نے رخ موڑ لیا۔

بچوں جیسی خدمت کریں۔۔ "جبگن کا بازو اپنے مضبوط ہاتھوں میں " ہٹاتے اس نے جبگن کا رخ اپنی جانب موڑا۔

جس وقت باورچن کھانے لے کر آئی اسے غزازان جبگن کے ماتھے پہ گیلٹا ٹاول رکھے نظر آیا۔ جبگن کو سہارا دے کر اٹھاتے غزازان

Classic Urdu Material

نے اسے ناشتہ کروایا اور ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹر کو گھر آنے کی تلقین کی۔ باورچن کی موجودگی کہ باعث جگن نے کوئی مذہمت نہ کی۔

ڈاکٹر نے جگن کا معائنہ کیا پھر کچھ دوائیاں لکھ کر پرچی غازان کو تھمادی۔ گھر کہ سبھی فرد نہایت ہی افسردہ اور پریشان تھے۔

اب کیسے طبیعت ہے آپکی۔؟ "رات کہ کھانے کہ بعد جگن کو" دواہت ماماتے غازان اس کی جانب دیکھتا گویا ہوا۔

ٹھیک ہوں۔ "نہایت ہی سرد مہری کا مظاہرہ کیا گیا۔ جس" پہ غازان محض سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

جگن جتنے دن بیمار رہی غازان نے اس کا بھرپور خیال رکھا۔
جو شاید اس کی جگن کیلئے بے پناہ محبت کا ثبوت تھا۔ جگن ہر بار
بے رخی کا مظاہرہ کرتی۔ جس کی بنا پر غازان کو زبردستی سے کام
لینا پڑتا۔



کچھ دن بعد جب جگن کی طبیعت میں خاصا فرق محسوس ہوا
غازان نے ملک سے باہر جانے کا پروگرام ترتیب دیا۔

یہ کیوں کر رہے آپ۔ "غازان کو کپڑے بیگ میں"
بھرتے دیکھ جگن نے حیرانگی کا مظاہرہ کیا، کیونکہ وہ جگن کا
بیگ تیار کر رہا تھا۔

ہم ہنی مون پہ حبار ہے۔ "غازان کہ الفاظ ادا ہوتے ہی اسے جیسے اچھو" لگ گیا۔

مجھے کہیں نہیں جاننا۔ وہ بھی آپ کہ ساتھ۔ "سرد لہجہ" اپنائے کہا گیا۔

آپکہ پاس اور کوئی آپشن نہیں ہے۔ "نہایت اطمینان سے کہتے" غازان نے بیگ کندھے پہ ڈالا۔

نہیں۔ میں نہیں جاؤں گی۔ "غازان کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ" جگن میں خوف در آیا۔

Classic Urdu Material

چلو جلدی۔ فنلانیٹ کا ٹائم ہو رہا۔ "جگن کہ احتیاج کہ باوجود وہ اس"
کی ایک نہ سنتا سے لئے کمرے سے باہر آنکلا۔ گھر والوں سے ملتے
غازان اسے لئے ایرپورٹ کی جانب روانہ ہوا۔



جگن پہ ایک اچھٹی نگاہ ڈالے اس نے سٹیرویو آن کیا۔ جو منہ
پھلے گاڑی سے باہر جھانک رہی تھی۔ سٹیرویو آن کرتے انکے تیواری
کی آواز گاڑی میں گونجنے لگی۔ غازان نے ولیم مزید بڑھا دیا۔

ہوا یہ کیا حشر میرا

جدا ہوا صبر میرا

میں تیرے بن اک لمحہ

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

کیوں کبھی نہ جیا

رات بھرا شکوں نے

تجھ کو پکارہ ہے

ہر دعائیں میں نے

تجھ کو ہی مانگا ہے

تیرا حبا نا جیسے کوئی بد دعا

دور حباؤ گے جو تم

مرحبا ئیں گے ہم

صنم تیری قسم

جگن کی آنکھوں سے بہتا آنسو دیکھ غازان نے اسکا ہاتھ ہٹا لیا۔
جسے بے دردی سے جھٹکتی وہ پھر سے ارد گرد گزرتی گاڑیوں کو دیکھنے میں
محو ہو گئی۔



ترکی کہ شہر استنبول پہنچ کر دونوں نے کچھ دیر آرام کیا۔ صبح ہوتے ہی
دونوں ناشتے کہ بعد سفر پر روانہ ہو گئے۔

غازان جگن کو ایک خوشگوار ماحول دینا چاہتا تھا۔ سارا دن وہ
جگن کو نئی سے نئی جگہ گھماتا رہا۔ اس عرض سے کہ شاید اس کے
ذہن سے بوجھ اتر جائے۔

Classic Urdu Material

رات میں دونوں تھکے ہارے واپس ہوٹل پہنچے تھے۔ غازان نے کھانے کا آرڈر دیا۔ جگن بھی فریش ہونے واش روم میں گھس گئی۔

جب وہ باہر آئی غازان کھانا لگا چکا تھا۔ دونوں نے خوش گوار ماحول میں کھانے کا لطف اٹھایا تھا۔ رات کہ سایہ آسمان پہ گہرے ہوتے چلے جا رہے تھے۔ جگن نے چونکہ پاکستان سے ترکی کہ سفر کہ دوران کپڑے تبدیل نہ کئے تھے لہذا اب کپڑے تبدیل کرنے کی عرض سے بیگ ہتا۔

جگن نے جو نہی بیگ کھولا۔ اسے صدمہ لگا۔ غازان جگن کی حالت دیکھ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں ہتا۔

Classic Urdu Material

جب دس منٹ گزرنے کے بعد بھی حبگن نے اسے مخاطب نہ کیا۔ تو محبور اسے خود ہی اٹھ کر اسکے قریب آنا پڑا۔ حبگن کو اپنی باہوں کے ہلنے میں لیتے غازان نے اسکے گالوں پہ اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا۔

حبا نتا ہوں گھبراہٹ ہو رہی ہوگی تمہیں۔ اصل میں بی حبان کو "پوتے پوتیوں کی بہت خواہش ہے۔ اور انکا اکلوتا سپوت ہونے کے ناتے یہ فرض بھی مجھے ہی سہرا خبام دینا ہے۔ میرا مطلب ہمیں۔" حبگن مسلسل اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش میں تھی۔ غازان کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ نے حبگن کا ضبط غارت کر دیا تھا۔ سونے پہ سہاگا غازان کا لمس گالوں پہ محسوس کرتے حبگن کا خود پہ اختیار مکمل طور پہ ختم ہو چکا تھا۔

Classic Urdu Material

غزازان نے اسکو کمر سے ہٹا متے اسکارخ اپنی جانب کیا۔ جبگن کہ گال دہکنے لگے۔ اس سے پہلے کہ وہ جبگن کو مزید اپنے قریب کرتا۔ اسے اپنے قربت محسوس کرواتا دروازے پہ دستک ہوئی۔ جبگن نے غزازان کو خود سے دور کیا۔ غزازان جبگن کی حالت سے محفوظ ہوتا۔ ہنستاد دروازے کی جانب بڑھا۔

ک۔۔۔ کو۔ کون ہتا۔ "؟ غزازان کو واپس لوٹا دیکھ جبگن نے "بامشکل جھجکتے پوچھا۔

کل ہم واپس بارہے نہ تو۔ ٹکٹس منگوائی تھی۔ وہی پارسل آیا۔ " اس سے پہلے کہ غزازان مزید اسے اپنی قربت محسوس کرواتا۔ جبگن کمبل منہ تک اوڑھے سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔

جبگن یہ کیا مذاق ہے۔؟ "جبگن نے کوئی جواب نہ دیا۔ غزازان"
اسکے قریب ہی بیڈ پہ دراز ہو گیا۔ اس کہ گرد باہوں سے ہلقہ بنائے،
غزازان نے کمبل سمیت اسے اپنی جانب کھینچا۔ مگر جبگن نے
پھر بھی کوئی آواز نہ پیدا ہونے دی۔ جانے کس پہر دونوں کی آنکھ
لگی۔ جو صبح فلائیٹ کہ دوران ہی کھلی۔



اگلے روز وہ آپسی کیلئے تیار ہو رہی تھی جب غزازان اس کے قریب آیا،
پھر اسے اپنے بازوؤں کہ حصار میں لے لیا۔

غزازان پلیز۔۔۔ "جبگن نے بے دردی سے غزازان کہ ہاتھ جھٹک"
دئے۔ جبگن اس سے دور ہستی۔ پھر قدم دروازے کی جانب بڑھا

Classic Urdu Material

دئے۔ غزان کہ دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔

یا اللہ۔ جگن کہ دل سے غلط فہمی ختم کر دیں۔۔ میں مر جاؤں گا"
اس کی بے رخی سہتے سہتے۔ "غزان نے دل ہی دل میں رب کہ حضور
دعا کی۔ پھر اسے لئے گاڑی میں آ بیٹھا۔ سٹیرو آن کرتے ہی سنم
پوری کی آواز گاڑی میں گونجنے لگی۔

ہم کو ملی ہیں آج یہ
گھڑیاں نصیب سے

جی بھر کہ دیکھ لیجئے

ہم کو قریب سے

Classic Urdu Material

پھر آپ کہ نصیب میں

یہ بات ہونہ ہو

شاید پھر اس جنم میں

ملاقات ہونہ ہو

لگ جاگلے

غزازان نے ایک تر چھی نگاہ جگن کہ چہرے پہ دھوڑائی۔

کاش کہ انکل کی بجائے مجھے کچھ ہو جاتا۔ شاید پھر مجھے تمہاری یوں "

بے رخی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ " غزازان کہ الفاظ تیر کی ماند جگن کہ سینے

پہ لگے۔ اس نے دہشت سے غزازان کی جانب دیکھا۔

پاس آئے کہ ہم نہیں

آئیں گے بار بار

باہیں گلے میں ڈال کہ

ہم رولیں زار و زار

آنکھوں سے پھر

یہ پیار کی برسات

ہونہ ہو

شاید پھر اس جنم میں

ملاقات ہونہ ہو

Classic Urdu Material

گاڑی میں حنا موشی چھائی تھی۔ جبگن غازان کی جانب دکھ سے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتا۔ سڑک کی جانب دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا۔ اسی اثناء میں گھر کب آیا دونوں کو معلوم نہ ہوا۔ جبگن کو گھر چھوڑتے غازان نے گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھادی۔ لیکن دونوں یہ کہاں جانتے تھے کہ انجانے میں کہے الفاظ سچ کا روپ دھار لینگے۔۔۔



جبگن جو نہی گھر والوں سے مل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کا دل بے چین ہونے لگا۔ وہ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

کسی احساس کہ تہ اس نے فون پہ غازان کا نمبر ڈائل کیا۔

Classic Urdu Material

دوسری ہی بیل پہ کال ریسیو کر لی گئی تھی۔



گاڑی سڑک پہ دھوڑائے وہ اپنے اندر اٹھتے ابال کو کم کرنے کی کوشش
میں تھا۔ جگن کی اشکوں سے لبریز آنکھیں اسے بے چین کر
رہی تھیں۔

ابھی خود سے لڑتا ہسپتال کی جانب جا رہا تھا کہ موبائل پہ جگن
کی کال موصول ہوئی۔ دوسری ہی بیل پہ کال ریسیو کر لی گئی۔

غازی۔ غازی آپ کہاں جا رہے؟ "جگن نے ڈرے سہمے"
انداز میں دریافت کیا۔

Classic Urdu Material

جہاں بھی جاؤں واپس آپ ہی کہ پاس آؤں گا۔ ڈھیٹ۔ جو ہوں۔"
اتنی بے رخی برداشت کرنے کہ باوجود۔ "غزان کی رندھی ہوئی آواز سنائی
دی۔ اس سے پہلے کہ جگن اس سے معافی مانگتی۔ ایک تیز رفتار
گاڑی غزان کی گاڑی سے جا ٹکرائی۔ ٹکراؤ کی آواز با آسانی جگن کو
سنائی دی تھی۔

غزان۔۔۔ "جگن چلائی۔ اس کہ پیروں تلے زمین کھسک۔"
چپکی تھی۔ وہ فوراً سے بیشتر دھوڑتی فاریہ اور سکندر کہ مشترکہ
کمرے کی جانب بڑھی۔

امی۔ امی۔ میرے غزان۔ امی میرے غزان کو کچھ ہو گیا۔ امی"
انہیں بچالیں۔۔۔ "فاریہ کہ ہاتھ پکڑتے جگن نے بلکتے کہا۔ اس

Classic Urdu Material

سے پہلے کہ وہ اس سے وجہ دریافت کرتیں سکندر صاحب کو
ہسپتال سے کال موصول ہوئے۔ جسے سنتے انکے پیروں تلے زمین
کھسک گئی۔



وہ ترے نصیب کی بارشیں
کسی اور چھت پہ برس گئیں
دل بے خبر مری بات سن
اے بھول جا اے بھول جا

آپریشن تھیڑ کہ باہر بیٹھے جگن مسلسل روتی جا رہی تھی۔ سکندر
صاحب آپریشن تھیڑ کہ مدد متا بل ٹہلتے درد کو کم کرنے کی کوشش
میں تھے۔ ونا یہ بیگم دعائیں پڑھتی اللہ سے اپنے بیٹے کی زندگی کی

Classic Urdu Material | by Farwa Yousuf

Teray Naseeb Ki Barishey

Do not copy or distribute without permission of the author

بھگ۔ مانگ رہی تھی۔

یا اللہ۔ مجھے معاف کر دے۔ میں نے اپنے شوہر کی قدر نہ کی۔"
انہیں بہت تکلیف پہنچائی۔ یا اللہ مجھ گنہگار کو معاف کر دے۔
میرے سائبان کو لوٹا دے۔ انہیں زندگی بخش دے۔" جگن دل
ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی۔ شاید کوئی قبولیت کا لمحہ تھا۔
تبھی آپریشن کامیاب ہوا تھا۔

مبارک ہو۔ آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ غنازاں بالکل ٹھیک۔"
ہے۔ بس تھوڑی کمزوری اور چوٹیں ہیں جو اسے تکلیف دیں گی۔ لیکن
وقت سب زخم بھر دے گا۔" ڈاکٹر نے سکندر کو حوصلہ دیتے انکا
کندھا تھپتھپایا۔

جگن بیٹا۔ "اب انکار خجگن کی جانب ہٹا۔"

بیٹے مجھے بے حد افسوس ہے کہ میں آپکے بابا کو بچا نہیں پایا۔ ہم
نے بہت کوشش کی تھی۔ لیکن خدا کو جو منظور۔۔۔ "انہوں نے جگن کہ
سر پہ ہاتھ رکھا۔

"بابا کا آپریشن تو غزان نے۔۔۔۔"

نہیں بیٹا۔ غزان اس وقت اس کنڈیشن میں نہیں ہٹا کہ
عالم صاحب کو آپریٹ کرتا۔ لہذا یہ ذمہ داری مجھ پہ تھی۔ اور میں
بہت شرمندہ ہوں کہ ذمہ داری پوری نہ کر سکا۔ "جگن پہ

Classic Urdu Material

حیرت انگیز انکشاف کرتے ڈاکٹر مشتاق نے قدم اپنے
کسین کی جانب بڑھادئے۔ جبکہ وہ شرمندہ سی، حیران پریشان
ٹرانس کی کیفیت میں گھری، کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی۔



غازان کو اسی روز ہسپتال سے دسپارج کر دیا گیا تھا۔ اسکے بازو اور پاؤں
پہ پلاسٹر چڑھا تھا۔ جبکہ اندرونی چوٹیوں کیلئے ڈاکٹر ز نے دوا لکھ دی
تھی۔

گھر آکر غازان کی تیمارداری جگن نے اپنے ذمہ لی تھی۔

رات کا کھانے کھلانے کے بعد وہ جو نہیں گندے برتن کچن میں
رکھتی واپس لوٹی۔ اسے غازان اپنی شرٹ اتارتا نظر آیا۔ جس
عمل میں اسے بہت دقت پیش آرہی تھی۔

آرام سے۔۔ ٹھہریں۔ "جبگن نے اسکے قریب آتے۔ اسکی"
شرٹ اتارنے میں مدد دی۔ بناوحب دریافت کئے۔ غسان
نے حادثہ کے بعد سے جبگن کو مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا۔ نہ وہ
خود غسان سے بات کرنے کی ہمت متجمع کر پارہی تھی۔

دل غلطی کر بیٹھا ہے

دل غلطی کر بیٹھا ہے

دل غلطی کر بیٹھا ہے

تو بول کفارہ کیا گیا

Classic Urdu Material

کوئی کام ہو تو مجھ سے کہہ دیا کریں۔ "جبگن کی بات پہ غازان نے"
کوئی جواب نہ دیا۔ محض سر کو حنم دیا۔ غازان نے سائڈ ٹیبل پہ
پڑی مرہم اٹھائی۔ پھر جبگن کی جانب بڑھائی۔

جبگن مرہم اسکے ہاتھ سے لیتے اسکی کمر پہ ملنے لگی۔ غازان کہ
کراہنے پہ وہ ہاتھ جھٹک دیتی۔ پھر واپس سے لگانے لگتی۔ مرہم
سائڈ روم میں رکھتے جبگن ہاتھ دھونے واش روم میں گھس گئی۔

رات کہ سائے آسمان پہ لہرا چکے تھے۔ جبگن کپڑے
تبدیل کئے غازان کہ قریب آئی۔ اسے شرٹ پہننے میں مدد
دیتے جبگن نے اسے لٹایا۔ پھر خود اس کہ قریب رخ موڑے لیٹ
گئی۔

ایم سوری جبگن۔۔ آپکہ باباکہ قاتل کو سزا نہ ہو سکی۔ "وہ جو آنکھیں"
موندے کروٹ بدلے لیٹی تھی۔ غازان کہ پارنے پہ اس کی
حبانب مڑی۔۔

غازان۔ ایسے نہ کہیں۔۔ "غازان کی حبانربخ موڑے وہ نم لہجے"
میں گویا ہوئی۔ جبگن کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلا۔ جسے غازان نے
انگلیوں کی پوروں سے چن لیا۔

مجھے معاف کر دیں۔۔ آئی ایم رسیلی سوری۔ "غازان کا ہاتھ ہٹا مے،"
لبوں سے لگاتے جبگن بلکنے لگی۔

میں نے بہت غلط کیا۔ جو وقت میاں بیوی کیلئے سب سے یادگار"
ہوتا۔ میں نے وہ وقت آپکے لئے اذیت ناک بنا دیا۔ مجھے معاف کر
"دیں۔۔"

شششش۔۔۔ "جگن کو چپ کرو اتے غازان نے اس کے ماتھے پہ اپنا"
لمس چھوڑتے۔ اسے سینے سے لگالیا۔

بروقت ہٹا گزر گیا۔ اب میں اس وقت کو، اس لمحے کو ذائع نہیں"
کرنا چاہتا۔ "جگن کی ہچکی بندھ چکی تھی۔ غازان کہ سینے پہ
سر رکھے اس نے آنکھیں موند لیں۔۔

یہ پہلی رات تھی جب وہ دونوں پر سکون نیند سوئے تھے۔ دونوں کہ

Classic Urdu Material

درمیان حائل ہوئی غلط فہمی کی دیوار گر چکی تھی۔ اب صرف خوشیاں ہی خوشیاں انکی منتظر تھیں۔



زہرہ بیگم کی عدت پوری ہونے تک دونوں نے ولیمے کی رسم ادا نہ کی تھی۔ غازان کی طبیعت سمنہلنے میں مہینوں لگ گئے تھے۔ جب تک زہرہ کی عدت مکمل ہو چکی تھی۔

غازان کا بازو اور ٹانگ سے پلاسٹر اترتے ہی دونوں کی ولیمے کی رسم کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔ ٹھیک ایک مہینے بعد غازان بالکل صحت یاب ہو چکا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ ولیمے کیلئے تیار بھی ہو رہا تھا۔

جب گن کہ آتے ہی غازان اسے لئے ہال کی جانب روانہ ہوا۔ دونوں کی شاندار

Classic Urdu Material

ایسٹری ہوئی۔ ریڈ اور پیلے رنگ کہ شرارے میں نفاست سے کئے
میک۔ اپ، اور گولڈ کی جیولری پہنے غازان کہ ہاتھوں میں ہاتھ دئے
وہ ہال میں ایسٹری ہوئی۔ غازان بھی کسی ہیرو سے کم نہ لگ رہا تھا۔
بلیک پرنس کوٹ کہ ساتھ سفید شرٹ اور لال ٹائی لگائے،
بالوں کو جیل لگائے سیٹ کئے وہ سب کہ ہوش اڑا رہا تھا۔ ہال کی سبھی
لائٹس بجھی تھیں محض ایک سپاٹ لائٹ نے انہیں فوکس کیا ہوا
تھا۔ ارد گرد کھڑی کزن ان پہ پھول نچھاور کرتی۔ اس منظر کو اور
بھی خوبصورت بنا رہی تھیں۔

دونوں کہ سٹیج پہ بیٹھتے ہی مناریہ نے ہزار کہ نوٹ ان پر سے وار کرائی
نظر اتاری۔ جو ہر دیکھنے والی آنکھ کو بھار ہے تھے۔

Classic Urdu Material

حبگن۔۔۔ "غازان نے حبگن کہ جھکے چہرے کو دیکھتے اسے پکارا۔"

میں پیارا لگ رہا ہوں نہ؟ "حبگن کہ سراٹھاتے ہی غازان نے"
بتیسی دکھاتے پوچھا۔

جی۔۔۔ بس ٹھیک ہی لگ رہے۔۔۔ "حبگن کی کنجوسی دیکھ غازان نے"
منہ پھولایا۔

یئم۔۔۔ تم رہنے دو میں انہی سے پوچھ لیتا۔ جو مسلسل مجھے اپنی نظروں کہ "
حصار میں لئے ہوئی ہیں۔۔۔ "حبگن نے حیرانگی سے غازان کی
حباب دیکھا جو اپنی نشست سے اٹھتا سٹیج سے نیچے اتر آیا۔

Classic Urdu Material

حبگن اسے نا سمجھی سے دیکھ کر رہ گئی۔

غزازان کوٹ کی جیب میں دائیاں ہاتھ ڈالے، بائیں سے سر کھباتے سٹیج کہ قریب کھڑی لڑکیوں کی جانب گیا۔

حبگن اسے دیکھ کلس کر رہ گئی جو کتنی ہی دیر لڑکیوں کہ پاس کھڑا ان سے ہنستے مسکراتے خوشگواریت سے باتیں کرتا رہا۔ باتوں کہ دوران شرارتی مسکراہٹ لئے وہ اک نگاہ حبگن پہ ڈالتا۔ جس سے حبگن کو مزید غصہ آتا۔ حبگن نے غزازان سے ناراض ہوتے اسے کلام کرنا بند کر دیا۔

فنکشن کہ اختتام تک دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی۔

گاڑی گھر کی جانب رواں دواں تھی۔ بادل گرجتے، زور و شور سے برستے ماحول کو چار چاند لگا رہے تھے۔

یہ کہاں حبار ہے؟ "گاڑی انخبان راستوں پہ دھوڑتے جبگن"
نے حیرت سے غازان سے پوچھا۔

"سرپرائز۔۔۔"

مجھے نہیں چاہئے۔۔۔ "جبگن منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ غازان"
ہولے سے مسکرایا۔ پھر اسے لئے ایک ہوٹل کی جانب بڑھا۔ جہاں
کمرہ وہ پہلے سے ہی بک کر چکا تھا۔

دروازے بند کرتے غازان نے کمرے میں نگاہ دھوڑائی جو حنائی
پڑا تھا۔ غازان جبگن کو ڈھونڈتے ٹیسر تک آیا۔ جو بارش کی

Classic Urdu Material

بوندوں کو ہاتھ میں جذب کئے منظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

غزان نے اس کے قریب رکے، بائیاں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔ جبکہ دائیں سے اس کی بھیگی ہتھیلی ہٹا م لی۔

جبگن۔ آئی لو یو سوچ۔ "آنکھیں موندے غزان نے اس کے کان میں" سرگوشی کی۔

سب حباتی ہوں۔ ان لڑکیوں سے بات کرتے وقت تو شاید یہ محبت یاد ہی " نہ تھی۔ "اسے خود سے دور کرتے جبگن براہ راست اس کے سامنے کھڑی ہوئی۔

جیلس این آل۔۔ ہاں۔۔ "غازان نے شرارتی مسکراہٹ چہرے"
پہ سچائے اسکی جانب دیکھا۔ جگن کچھ کنفیوز ہوئی۔ اس سے
پہلے کہ وہ کچھ کہتی غازان نے اسے اپنی باہوں کہ حلقے میں لیا۔

تمہیں جیلس فیل کرتا دیکھ مجھے بہت مزا آ رہا تھا۔ میں انکہ قریب گیا"
اور کہا کہ میری وائف کی نظر مجھ پہ ہی ہے۔ صرف اسے
دکھانے کیلئے آپ میرا ساتھ دیں۔ میرے کہنے پہ وہ ہنسنے
لگیں۔ پھر تمہاری تعریف کرتی مجھے ٹیگز کرنے لگیں۔ جس پہ
"میں شرمایا تھا۔ اور وہ مزید کھلکھلا کر ہنسی تھیں۔

شرم اور آپکو؟" جگن نے براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھتے تنز"
کیا۔ غازان نے قہقہہ لگایا۔ جبکہ جگن خود کو غازان کی باہوں سے آزاد

کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

شرم تو صرف میری بیوی کو آتی۔ "بیڈ پہ دراز ہوتے غازان"
خوش گوار انداز میں بولا۔

مجھے کوئی شرم نہیں آتی۔ "کانوں میں جھولتے آویزے ڈریسنگ"
پہ رکھتے جبگن گویا ہوئی۔

واقعی۔ "غازان نے جبگن کو خود سے قریب کرتے اسکی کمر پہ"
ہاتھ رکھا۔ غازان کو اس قدر اپنے قریب دیکھ جبگن کی ہوائیاں اڑ
گئیں۔ غازان کی قربت محسوس کئے جبگن کہ چہرے پہ
مکراہٹ ابھری۔ جو تاحیات رہنی تھی۔



ختم شد